الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> talha ali
Address :>
Subject :> مراقبہ اور تصور شیخ
Writer :> عبید اللہ احمد

Serial No :> 7585
Fatwa No :>
Date :> 2/21/2010
Email :>

assalam alaikum!
My name is Muhammad Talha Ali and I am student of engineering I want to ask what is murakba and tasvur-e-shaikh. i heard about murakba that it enhances concentration power and give power to overcome bad habits.about the tasvur-e-shaikh i heard that if u consider aperson who is kaamil means complete good person as Umar ibn khtab R.A we can have charactarstics like him means pious and good hearted.kindly reply me about that and tell me how I can improve myself.
thank you

السلام علیکم! میرا نام محمد طلحہ علی ہے اور میں انجنیئرنگ کا طالب علم ہوں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ مراقبہ اور تصور شیخ کیا ہے؟ میں نے مراقبہ کے متعلق سنا ہے کہ یہ قوتِ توجہ کو بڑھاتا ہے اور برائیوں پر غالب آنے کی طاقت دیتا ہے۔ تصور شیخ کے متعلق میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی کسی کامل یعنی مکمل اچھی شخصیت کا تصور کرے (مثلاً عمر بن خطابؓ) تو ہم ان جیسے کردار کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یعنی مذہبی اور خوش دلی ہونا۔ مہربانی فرما کر اس کے متعلق مجھے جواب عنایت فرمائیں کہ میں خود کو کیسے بہتر بنا سکتا ہوں؟ - والسلام

الجواب حامداً ومصلیاً

سائل کا اپنی اصلاح کے بارے میں فکر مند ہونا قابلِ تعریف و مبارکباد ہے۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ وہ کسی صحیح العقیدہ، متبعِ سنت، صاحبِ نسبت شیخ سے رابطہ کر کے اس کی تربیت میں رہ کر اپنی اصلاح کی کوشش کرے۔

اس کے بعد واضح ہو کہ "مراقبہ" اور "تصورِ شیخ" دونوں تصوف کی اصطلاحات ہیں مراقبہ کا لفظی معنی ہے رقیب کا لحاظ رکھنا اور اپنی توجہ کو اس کی طرف پھیرنا۔ جبکہ اہل تصوف کے ہاں مراقبہ وہ حالتِ قلبی ہے جو ایک قسم کی معرفت سے حاصل ہوتی ہے، اس کے حصول کے لئے اہل تصوف، توجہ کسی خاص چیز پر مرکوز کراتے ہیں تاکہ اس سے معرفت کی لائن میں فوائد حاصل کئے جا سکیں۔

اور تصورِ شیخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگوں پر خطرات و وساوس کا ہجوم ہوتا ہے جو کہ عبادات میں بھی مخل ہوتا ہے اور ایمان میں بھی، اور کوئی تدبیر فوری طور پر کارگر نہیں ہوتی، تو ان کیلئے تجویز کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پیر کا تصور کریں یہاں تک کہ کوئی خطرہ و وسوسہ باقی نہ رہے اور یکسوئی حاصل ہو جائے۔ اور عبادات پورے سکون سے ادا ہو سکیں اور ایمان میں اضمحلال نہ ہو۔

لیکن اس میں دوسرا اندیشہ بھی ہوتا ہے جو بہت نقصان دہ ہے اس لئے آج کل عام طور پر اس سے منع کیا جاتا ہے اور دوسری تدابیر کو اختیار کیا جاتا ہے اگرچہ ان کا اثر

(جاری ہے ...)

دیر میں ہو اس لئے کہ ان میں مضرّت نہیں۔ لہذا لازم ہے کہ کسی واقعی معتمد عالم دین اور متبعِ سنتِ نبوی شیخ کے ساتھ مکمل تعلق رکھے بغیر محض اپنے طور پر اس طرح کے تصورات سے بچا جائے۔ واللہ تعالی اعلم

بندہ عبید اللہ عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۱ / جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
بندہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۶ / جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ

نائب رئیس

الجواب صحیح
عبد اللہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۶ / جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ

رئیس

دار الافتاء
۵۸۵

۱۰/۵/۶